10050-اسلام نے عورتوں اور مردوں کی آپس میں بدفعلی حرام کیوں کی ہے

سوال

لواطت (مردوں کا آپس میں بد فعلی کرنا) اور سحاق (عورتوں کا آپس میں بد فعلی کرنا) اسلام میں حرام کیوں ہے ؟ مجھے اس کی حرمت کا تو علم ہے لیکن کس لیے ؟ اوراس کے متعلق قرآن وسنت میں کیا کچھ مذکور ہے ؟

پسندیدہ جواب

1- کسی بھی مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ شریعت اسلامیہ کے حکیم ہونے میں کسی قسم کا شک کرے اگرچہ ایک لحظہ ہی ہو، اسے یہ ضرور معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی نے جو بھی حکم دیا اور جس کام سے بھی منع کیا اس میں حکمت بالغہ پائی جاتی ہے، سیدھا اور قوي راہ اور واحد راستہ یہی ہے کہ انسان امن واطمنان کے ساتھ زندگی بسر کرے اور اپنی عزت وعقل اور صحت کی حفاظت کرتا رہے اور فطرت کے موافق رہے جس فطرت پر اللہ تعالی نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے .

بعض ملحد اور بے دین لوگوں نے دین اسلام اور اسلامی احکام میں طعن کرنے کی کوشش کرتے ہوئے طلاق اور تعدد زوجات کا انکار اور شراب مباح کی ہے، اور جو بھی ان کے معاشرہ کے حالات پر نظر دوڑاتا ہے تو اسے عیب زدہ اور خراب حالت کا علم ہوگا جن حالات تک یہ معاشرے پہنچ چکے ہیں .

لھذا جب ان لوگوں نے طلاق کا انکار کیا تو اس کے بدلے میں قتل وغارت شروع ہوگئی، اور جب تعدد زوجات کا انکار کیا تو اس کے بدلے میں لڑکیوں سے معاشقہ اور دوستیاں شروع ہوگئیں، اور جب انہوں نے شراب نوشی جائز کی تو ہر قسم کی فحاشی اور گندے کام شروع ہو گئے .

اور یہ دونوں اس فطرت سلیمہ کے مخالف ہیں جس پر اللہ تعالی نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے- بلکہ چوپائے بھی اسی طرح ہیں- کہ مذکر کا مذکر سے ملاپ اور اس کے برعکس، اور جو بھی اس کی مخالفت کرے اس نے فطرت کی مخالفت کی.

ان دونوں کے پھیل جانے سے بہت ساري بیماریاں پھیل چکی ہیں جن کے وجود کا انکار نہ تو مشرق کرسکتا ہے اور نہ مغرب، اور اگر اس ہم جنس پرستی کے نتائج میں ایڈز جیسی بیماري جو انسانی کی قوت مدافعت کا خاتمہ ہی کر دیتی ہے کے علاوہ کچھ اور نہ بھی ہو تو یہی کافی ہے .

اور اسی طرح یہ بہت سارے خاندانوں میں تفریق اور خاتمہ کا بھی باعث بن چکا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ ہم جنس پرستی پڑھائی اور تعلیم اور کام وغیرہ ترک کرنے کا بھی سبب بنی ہے .

اور مسلمان شخص اس بات کا انتظار نہیں کرتا (حالانکہ اس کے رب کی جانب سے حرمت آچکی ہے) کہ طب ومیڈیکل یہ ثابت کرتی پھرے کہ اس فحاشی جس سے اللہ تعالی نے منع کردیا ہے اس کا مرتکب شخص بہت سارے نقصانات سے دوچار ہوتا ہے، بلکہ مسلمان کو یہ یقین ہے کہ اللہ تعالی نے جو کام بھی مشروع کیا ہے اس میں لوگوں کے لیے بھلائی اور خیر ہی خیر ہے، اور آج کل کی ترقی یافتہ جدید میڈیکل ریسرچ اس کے یقین اور اطمنان میں زیادتی کا باعث بن رہے ہیں کہ اس میں اللہ تعالی کی بہت عظیم حکمت پائی جاتی ہے .

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اور ان میں سے ہر ایک- یعنی زنی اور لواطت- میں ایسا فساد ہے جو اللہ تعالی کی خلق اور اس کے حکم کی حکمت کے مخالف ہے، کیونکہ لواطت یعنی بدفعلی میں ایسے مفاسد اور نقصانات ہیں جنھیں شمار ہی نہیں کیا جاسکتا؛ اور جس کے ساتھ یہ کام کیا گیا اس کے ساتھ بد فعلی کرنے سے بہتر یہ ہے کہ اسے قتل ہی کر دیا جائے، کیونکہ وہ ایسا فساد کر رہا ہے جس کی اصلاح کی بالکل کبھی

بھی امید نہیں، بلکہ اس کی ساري خیر وبھلائی ختم کر دیتا ہے اوراس کے چہرے سے زمین حیاء کا پانی چوس لیتی ہے تواس کے بعد نہ تووہ اللہ تعالی سے اور نہ ہی اس کی مخلوق سے حیاء کرتا ہے، اوراس کے دل میں فاعل کا نطفہ وہ کام کرتا ہے جو بدن میں زہر کا کام ہے، جس کے ساتھ یہ کام ہوا ہواس کے بارہ میں لوگوں میں اختلاف ہے کہ آیا وہ جنت میں داخل ہوگا یا نہیں ؟

اس میں میں نے شیخ الاسلام سے دو قول سنے ہیں.

دیکھیں : الجواب الکافي (115).

2–السحاق والمساحقۃ کی لغوي اور اصطلاحی تعریف :

عورت عورت کے ساتھ اس طرح کا کام کرے جس طرح اس کے ساتھ ایک مرد کرتا ہے تواسے السحاق کہا جاتا ہے.

لواطت کی لغوي تعریف :

مردوں کی دبر (یعنی پاخانہ والی جگہ) استعمال کرنا، اوریہ عمل لعنتیوں کا کام ہے جوکہ لوط علیہ السلام کی قوم تھی.

عربی میں کہا جاتا ہے کہ : لاط الرجل لواطا ولاوط، یعنی مرد نے قوم لوط والا کام کیا.

اصطلاحی تعریف :

مرد کی دبر میں عضو تناسل داخل کرنا.

ان دونوں کے بارہ میں قرآن وسنت میں بھی ذکر ملتا ہے اس کا بیان ذیل میں کیا جاتا ہے :

فرمان باري تعالی ہے :

ا–.{اور جب لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا کہ تم ایسا فحش کام کرتے ہو جسے تم سے قبل کسی نے دنیا جہان والوں میں سے نہیں کیا، تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت زنی کرتے ہو بلکہ تم تو حد سے ہی گزر گئے ہو}.الاعراف (80-81)

ب–.{بلاشبہ ہم نے ان پر پتھر برسانے والی ہوا بھیجی سوائے لوط علیہ السلام کے گھر والوں کے، انہیں ہم نے سحري کے وقت نجات دي}.القمر (34)

ت–.{اور جب لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا کہ تم ایسا فحش کام کرتے ہو جسے تم سے قبل کسی نے دنیا جہان والوں میں سے نہیں کیا}.الاعراف (81)

اور فرمان باري تعالی ہے :

.{اور لوط علیہ السلام کا بھی ذکر کرو جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم اس بدکاري پر اتر آئے ہو جسے تم سے پہلے دنیا میں کسی نے بھی نہیں کیا}.العنکبوت (28)

ث–.{اور ہم نے لوط علیہ السلام کو بھی حکم اور علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات دي جہاں کے لوگ گندے کاموں میں مبتلا تھے، اور وہ تھے ہی بدترین گنہگار}.الانبیاء (74)

ج—اور فرمان باري تعالى ہے :

{اور لوط عليہ السلام كا (ذكر كرو) جبكہ انہوں نے اپنى قوم سے كہا كہ كيا ديكھنے بھالنے كے باوجود پھر بھى تم بدكاري كر رہے ہو؟

يہ كيا بات ہوئى كہ تم عورتوں كو چھوڑ كر مردوں كے پاس شہوت كے ساتھ آتے ہو؟ حق يہ ہے كہ تم بڑي ہى نادانى كر رہے ہو.

اس كى قوم كا جواب اس كہنے علاوہ كچھ نہ تھا كہ آل لوط كو اپنے شہر سے نكال كر شہر بدر كردو يہ تو بڑے پاكباز بن رہے ہيں .

لہذا ہم نے اسے اور اس كے اہل وعيال كو سوائے اس كى بيوي كے سب كو، بچا ليا، اس كا اندازہ تو باقى رہ جانے والوں ميں ہم لگا ہى چكے تھے .

اور ہم نے ان پر ايک خاص قسم كى بارش برسا دي پس ان دھمكائے ہوئے لوگوں پر بہت بري بارش ہوئى} النمل (54—58)

يہ آيات تو قوم لوط پر نازل كى گئى سزا كے بارہ ميں تھيں، اور ان كے احكام كے بارہ جو آيات ہيں وہ ذيل ميں دي جاتى ہيں :

ح—فرمان باري تعالى ہے :

.{تم ميں سے جو دو افراد ايسا كام كريں انہيں ايذا دو اگر وہ توبہ اور اپنى اصلاح كر ليں تو ان سے اعراض كر لو بلاشبہ اللہ تعالى توبہ قبول كرنے والا اور رحم كرنے والا ہے}. النساء (16)

ابن كثير رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں :

اللہ تعالى كا فرمان **.{تم ميں سے جو دو افراد ايسا كام كريں انہيں ايذا دو}.** يعنى : جو دو فحش كام كريں انہيں اذيت دو، ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما اور سعيد بن جبير رحمہ اللہ وغيرہ كا كہنا ہے كہ : يعنى اسے عار دلا كر اور سب و شتم اور جوتے وغيرہ سے مار كر اذيت دو، حكم اسى طرح تھا حتى كہ اللہ تعالى نے اسے رجم يا كوڑوں كے ساتھ منسوخ كر ديا.

اور عكرمہ، عطاء، حسن اور عبداللہ بن كثير رحمھم اللہ كہتے ہيں : يہ آيت زنا كرنے والے مرد اور عورت كے متعلق نازل ہوئى، اور امام سدي رحمہ اللہ كہتے ہيں : يہ ان نوجوانوں كے بارہ ميں نازل ہوئى جو شادي سے قبل ہى كچھ كر ليں، اور مجاھد رحمہ اللہ كہتے ہيں : ان دو مردوں كے بارہ ميں نازل ہوئى جب وہ بدفعلى كر ليں، وہ كنايہ (يعنى وہ صراحت كے ساتھ بيان كرتے تھے اس ميں كنايہ سے كام نہيں ليتے تھے) نہيں كرتے تھے گويا كہ اس سے وہ لواطت مراد ليتے ہيں واللہ اعلم .

ديكھيں : تفسير ابن كثير (463/1).

خ—جابر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

(مجھے اپنى قوم سے جس چيز كا سب سے بڑا ڈر اور خدشہ ہے وہ قوم لوط كا عمل ہے) جامع ترمذي حديث نمبر (1457) سنن ابن ماجہ (2563) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اس حديث كو صحيح الجامع (1552) ميں صحيح قرار ديا ہے .

د—ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

(جو شخص چوپائے كے ساتھ بدفعلى كرے وہ لعنتى اور ملعون ہے، جو شخص قوم لوط والا عمل كرے وہ لعنتى وملعون ہے) مسند احمد (1878) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اس حديث كو صحيح الجامع (5891) ميں صحيح قرار ديا ہے .

ذ-ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جسے بھی تم قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو یہ عمل کرنے اور جس کے ساتھ کیا جائے اسے قتل کردو) جامع ترمذي (1456) سنن ابوداود (4462) سنن ابن ماجہ (2561).

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح الجامع (6589) میں صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم.